Q.No.1

جواب: تعارف :-

رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ
نے لوگوں کو اسلام کی تعلیمات سکھائی اور لوگوں کو وہ بتلایا
جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ آپ ﷺ کی آمد سے پہلے جہالت
کا دور دورہ تھا۔ کسی کو اپنے حقوق و فرائض کا علم نہیں
تھا۔ 9 ذی الحج کو حج کے موقع پر میدان عرفات میں
آپ ﷺ نے جو ارشاد فرمایا وہ حجۃ الوداع کے نام سے
جانا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے الوداعی خطبہ کے موقع پر انسانی حقوق
کو عظیم توجہ دی۔ اس خصوصی موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا
ہر انسان کا ایک دوسرے کے ساتھ برابری اور
احترام کا رشتہ ہے۔ زندگی، مالی، معاشی، معاشرتی
اخلاقی حقوق سب کو حاصل ہیں۔ حقوق اور ذمہ داریوں
کی پہچان بتائی۔ انصاف اور ہمدردی کا پیغام دیا اور
فرمایا اگر ان پر عمل کرو گے تو دنیا اور آخرت میں
کامیاب ہو جاؤ گے۔

انسانی حقوق کی وضاحت:

مساوات انسانی کا تصور:

آپ ﷺ نے فرمایا تمام انسان

برابر ہیں اور سب کے حقوق بھی برابر ہیں کسی کو کسی پر
کوئی بلند مقام و مرتبہ حاصل نہیں ہے سوائے تقویٰ کے۔
تمام انسانوں کو برابر پیدا فرمایا اور پھر جماعتوں اور قبیلوں
میں بانٹ دیا تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ تم میں
سے عزت و تکریم والا وہ ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا
ہے۔ آپؐ نے مزید فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر،
گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی
فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ"

حقوق کی ادائیگی کا حکم:

آپؐ نے ایک دوسرے کے حقوق
ادا کرنے کا حکم دیا۔ ایسا نہ ہو حقوق تم فرض ہوں اور
ادا نہ کرو اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔
آپؐ نے فرمایا:-

"قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو تم اس طرح آؤ کہ
تمھاری گردنوں پر دنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے
سامان آخرت لے کر آئیں اگر ایسا ہوا تو اللہ کے
سامنے تمھارے کچھ کام نہ آ سکوں گا"

زندگی کا حق:

ہر انسان کو اپنی زندگی قرآن و سنن

کے مطابق گزارنے کا پورا حق ہے اور جو کوئی بھی اس حق کو چھینے گا اس کو سزا دی جائے گی۔ تمام انسان آزاد ہیں۔ اور کوئی کسی کو یا بند کر کے نہیں رکھ سکتا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"لوگو! تمہارے خون و مال اور عزتیں ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں ہیں"

مال کا تحفظ:

آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی تمہارے پاس اپنا مال رکھوائے تو جس کے پاس رکھا جائے اس پر فرض ہے اسکی حفاظت کرے اس کو کسی قسم کا نقصان نہ دے۔

"اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ وہ امانت واپس پہنچا دے"

افراد معاشرہ کا حق:

ہر انسان کو حق حاصل ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ لین دین کے معاملات

رکھ سکتا ہے وہ ان سے مدد حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ
نے انسانوں کو معاشرتی حیوان پیدا فرمایا کہ وہ دوسرے
انسانوں کی مدد کے بغیر اکیلے گزارہ نہیں کر سکتا۔
آپ ﷺ نے بھی فرمایا :-

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی
ہیں"

خادموں کا حق:

آپ ﷺ نے غلاموں کو بھی ان کے حق دیے
اس سے پہلے غلاموں کے ساتھ بہت برا سلوک روا
رکھا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :-

"اپنے غلاموں کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو
ایسا ہی پہناؤ جیسا خود پہنتے ہو"

لوگ سارا سارا دن ان سے کام کرواتے تھے ان کو ان
کی اجرت ادا نہیں کرتے تھے۔

معاشی استحصال سے تحفظ کا حق:

آپ ﷺ نے سود کو حرام
قرار دیا تاکہ امیر لوگ غریبوں سے فائدہ حاصل
نہ کرتے رہیں۔ سود پہ قرضہ لے کر غریب ساری
زندگی سود ادا کرتے رہتے تھے۔ جبکہ امیر لوگ اس
سے عیش کی زندگی بسر کرتے تھے۔

وراثت کا حق:

اللہ نے ہر انسان کو اس کا حق دیا
آپ کی آمد سے پہلے عورتوں اور بیٹیوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا۔
"لوگو! اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق دیا ہے اب کوئی بھی وارث کے حق کے لیے وصیت نہ کرے"
آپ نے فرمایا اب کوئی بھی اپنی مرضی سے کسی کو وارث نہیں بنا سکتا بلکہ جو اللہ نے حق مقرر کیا ہیں وہ ملیں

قرض کی وصولی کا حق۔

ہر انسان کو حق دیا کہ وہ اپنا قرضہ واپس لے سکتا ہے۔ اگر وہ کسی شخص کو ضامن دے تو ضامن تاوان ادا کرے گا۔
کیونکہ امانت میں خیانت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے آپ نے بھی اس سے منع فرمایا۔ اور فرمایا ایک دوسرے کے ساتھ انصاف کا معاملہ رکھو۔

ملکیت کا حق:

ہر انسان کو اپنی ملکیت رکھنے کا حق حاصل ہے وہ چاہے تو خریدے جب چاہے وہ بیچ سکتا ہے کوئی بھی اس میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتا
"کسی پر جائز نہیں کہ وہ دوسرے کا حق کھائے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو"

اللہ کے حقوق:

آپ ﷺ نے فرمایا اپنے اللہ کی عبادت
کیا کرو۔ روزہ رکھو، زکوٰۃ دو۔ حج ادا کرو اپنے باقی
حقوق بھی احسن طریقے سے سر انجام دو۔

"اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والوں کے لیے
جنت کی خوشخبری ہے"

اس سے دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل ہوگی

عوام الناس کا پیغامِ ہدایت سے آگہی کا حق:

آپ ﷺ نے فرمایا
جو لوگ بھی خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر موجود ہیں انھیں
چاہیے کہ یہ احکام اور باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو
یہاں نہیں ہیں۔
اور اپنی آنے والی نسلوں کو بھی یہ پیغام دیں ان کو
میری تعلیمات سے آگاہ کریں تاکہ وہ ہدایت کے
راستے پر چل کر رہنمائی حاصل کر سکیں۔

خلاصہ بحث:

آپ ﷺ نے آخری حج کے موقع پر تمام
حقوق بیان فرمائے اور کہا کہ اپنے حقوق اور فرائض
بخوبی نبھاؤ اور ایک اللہ کی عبادت کرو اس کے
علاوہ کوئی معبود نہیں اور اپنی آنے والی نسلوں
کو بھی ہدایت کے راستے پر چلائیں
جو کوئی بھی اس ہدایت اور تعلیمات پر عمل پیرا
ہوگا اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ اللہ
دنیا اور آخرت میں کامیاب کرے گا۔

Q.No.2

اسلامی تہذیب کو منفرد شناخت ...... ؟

جواب :-

تعارف :-

اسلامی تہذیب ایک منفرد شناخت
رکھتی ہے۔ اسلامی تہذیب میں مختلف شعبوں
میں ترقی اور فکری تعلقات کا ملاپ ہوتا ہے۔
اسلامی تہذیب میں توحید کا اصول کارفرما ہوتا
ہے اس میں عدل و انصاف، ادبی فنی تعلیم
اس کے علاوہ معاشی، معاشرتی انصاف کے
اصولوں پر بھی زور دیا جاتا ہے۔
اسلام نے خود ہر انسان کو اس کے حق سے نوازا ہے
کہ ہر انسان ایک معاشرے میں رہتے ہوئے
اچھے طریقے سے زندگی گزارے اور اسلامی تعلیمات پر
عمل پیرا ہو۔

خصوصیات:

توحیدی اصول:

اسلامی تہذیب میں توحید یعنی اللہ
کی وحدانیت بہت اہم رکن ہے۔ تمام انسان ایک اللہ

کی عبادات کرتے ہیں۔ اس کے اسلام کی تعلیمات پر
عمل پیرا ہوتے ہیں بلکہ وہ اللہ کے پیغام کو لوگوں تک
پہنچاتے ہیں۔

"بے شک اللہ واحد ہے اس کا کوئی شریک
نہیں ہے" (القرآن)

قرآنی اہمیت:

اسلامی تہذیب کی ایک اور اہم خصوصیات
یہ کہ یہ قرآن اور حدیث پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس
میں تمام کام قرآن و حدیث کو مد نظر رکھ کر کیے جاتے
ہیں۔
قرآن اور حدیث جو راہنمائی فراہم کرتا ہے اس پر
عمل کیا جاتا ہے۔ اور اس کو کسی بھی صورت میں نہیں
نظر انداز کیا جاتا۔

شرعی انصاف:

اسلامی تہذیب کی یہ خصوصیات
ہے کہ ہر شہری کو برابر حقوق دیے جاتے ہیں کسی
کے ساتھ بھی ناانصافی کا معاملہ نہیں ہوتا۔
آپ ﷺ نے فرمایا:
"آپس میں عدل و انصاف سے کام لو"
کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہ کرو۔

علمی ترقی:

اسلامی تہذیب میں علم پر بہت زور دیا جاتا

Day M T W T F S

Date

ہے کیونکہ تعلیم کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔

عورتوں کے حقوق:

اسلامی تہذیب میں عورتوں کے حقوق پر بھی برابر توجہ دی جاتی ہے کیونکہ اس سے پہلے عورت کو وہ مقام حاصل نہیں ہوتا تھا۔
جو اسلام نے دیا۔ اسلامی تہذیب کے علاوہ باقیوں کا مطالعہ بھی کیا جائے تو کوئی بھی مذہب عورت کو وہ حق مقام نہیں دیتا۔

فن و ادب:

اسلامی تہذیب میں فن و ادب کی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے جو تاریخی اثرات کو آباد رکھتا ہے۔ جب لوگ اپنی ماضی کی تاریخ کو پڑھتے ہیں تو اس سے فائدہ بھی حاصل کرتے ہیں۔ ان کے آباؤ اجداد نے کیسے زندگی بسر کی اور وہ اس میں بہتری کیسے لا سکتے ہیں۔

قانونی نظام:

اسلامی تہذیب میں اسلامی قوانین کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور کوئی بھی فیصلہ قرآن و سنت کی ہدایت سے باہر نہیں کیا جاتا۔
قرآن و سنت میں ہمیشہ عدل و انصاف کا درس دیا گیا ہے۔ عدل و انصاف سے معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔

اخوت و تعاون:

اسلامی تہذیب میں اخوت و بھائی
چارے کا تصور ہے۔ اس سے آپس میں تعلقات
مضبوط ہوتے ہیں اور لوگ ضرورت کے وقت ایک
دوسرے کے کام آتے ہیں۔
ایک دوسرے کی دکھ تکلیف میں بھی شریک ہوتے
ہیں۔ اور ایک دوسرے کو دکھ تکلیف دینے سے
بھی باز رہتے ہیں۔

سلامتی و امن:

اسلامی تہذیب میں امن و سلامتی
اور صلح رحمی کا تصور ہے۔ جو کہ اسلام نے بھی یہ
تصور پیش کیا۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑوں
اور ایک دوسرے کا مال کھانے سے منع فرمایا ہے۔
اسلامی تہذیب میں اس وجہ سے معاشرہ پروان
چڑھتا ہے۔

عبادات و اعمال کی اہمیت:

اسلامی تہذیب میں باقی
تہذیبوں کی طرح دنیاوی معاملات پر توجہ نہیں
دی جاتی۔ بلکہ اپنے روحانی حق بھی ادا کیے جاتے
ہیں۔
اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے جس سے روحانی
سکون حاصل ہوتا ہے۔ اور کامیابی ملتی ہے

خلاصہ بحث:

اسلامی تہذیب باقی تہذیبوں سے مختلف ہے کیونکہ اس میں اسلامی قوانین پر عمل کیا جاتا ہے۔ جس معاشرے میں اسلامی قوانین نافذ ہوں وہاں امن و سلامتی ہوتی ہے وہ معاشرہ ترقی بھی کرتا ہے۔ اور پورے دنیا میں اسکی پہچان ہوتی ہے۔ اس سے باقی معاشروں پر بھی مثبت اثر پڑتا ہے اور وہ بھی اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔